بسم اللہ الرحمن الرحیم

ٹیلیفون نمبر ۳۳ — رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ ✻ عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

الفضل

قادیان — خطبہ نمبر ۱۵

یوم شنبہ

ترسیل زر اور انتظامی امور کے متعلق جملہ خط و کتابت بنام مینیجر الفضل ہو

جلد ۳۲ | ۶ ماہ ہجرت ۱۳۲۳ ہش | ۱۲ جمادی الاول ۱۳۶۳ ھ | ۶ مئی ۱۹۴۴ ء | نمبر ۱۰۵

مدینۃ المسیح

قادیان ۵ ماہ ہجرت۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے متعلق آج دس بجے صبح کی اطلاع مظہر ہے۔ کہ حضور کو کچھ بخار کی شکایت ہے۔ احباب حضور کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کو سخت سردرد۔ نزلہ اور ہلکے بخار کی شکایت ہے۔ دعاء صحت کی جائے۔

مولوی محمد حسین صاحب مبلغ کو نظارت دعوۃ و تبلیغ نے بسلسلہ تبلیغ پونچھ روانہ کیا ہے۔

کل شیخ محمد ابراہیم صاحب عرفانی نے شیخ محمود علی صاحب کے ولیمہ کی دعوت دی۔ جس میں حضرت مفتی محمد صادق صاحب اور دوسرے اصحاب شریک ہوئے۔

خطبہ جمعہ

اشاعتِ دین کیلئے اموال اور زندگیاں وقف کرنیکا مطالبہ

از حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

فرمودہ ۷ ماہ شہادت ۱۳۲۳ ہش مطابق ۷ اپریل ۱۹۴۴ء

(مرتبہ شیخ رحمت اللہ صاحب شاکر)

سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔

دنیا میں فوجیں حکومت کی طرف سے بھیجی جاتی ہیں۔ ایک معین کام کے لئے اور ایک معین مقصود کے لئے۔ حملہ آور فوجوں کے افسروں سے کہہ دیا جائے۔ کہ فلاں قلعہ پر تم نے قبضہ کرنا ہے۔ یا فلاں خندق پر قبضہ کرنا ہے۔ یا فلاں شہر کو لینا ہے۔ یا فلاں پہاڑی یا فلاں گھاٹ پر تم نے جھنڈا گاڑنا ہے۔ یہ آگے ان کی قسمت ہوتی ہے یا ان کی جدوجہد اور کوشش ہوتی ہے کہ وہ اس کام میں

تین باتوں میں سے ایک

کو حاصل کر لیتے ہیں۔ یا اس جگہ کو فتح کر لیتے ہیں یا فتح کرنے کی کوشش میں مارے جاتے ہیں یا شکست کھا کر بھاگ جاتے ہیں مگر بہرحال انکے سامنے ایک مقصد ہوتا ہے

ایک معین مقصد

یا ایک محدود غایت اور منزل یا پھر قلعوں میں فوجیں بند ہوتی ہیں۔ چاروں طرف سے ان کا محاصرہ دشمن نے کیا ہوتا ہے۔ اُن کے افسروں کا حکم ان کو ملتا ہے۔ کہ تم نے یہ محاصرہ توڑ کر باہر نکلنا ہے۔ اس جدوجہد میں بھی تین صورتیں ان کے سامنے ہوتی ہیں۔ ان کی قسمت یا بدقسمتی یا کوشش اور سستی ان کو ان میں سے کسی ایک جگہ پر پہنچا دیتی ہے۔ اور ان کے ذہنوں میں یہ

تینوں صورتیں

مستحضر ہوتی ہیں۔ یا وہ محاصرہ کرنے والی فوج کو کاٹ کر باہر نکل جاتی ہیں۔ یا باہر نکلنے کی کوشش میں ماری جاتی ہیں۔ یا ہمت ہار کر ہتھیار ڈال دیتی ہیں۔ مگر وائے قسمت اس فوج کی جس کو ایسے حملہ کے لئے مقرر کیا گیا ہے۔ جس کی کوئی تعیین نہیں۔ کوئی حد بندی نہیں۔ وہ نہیں جانتی۔ کہ کس مقام پر اسے حملہ کرنا ہے اور درحقیقت وہ اسکو جان سکتی ہی نہیں کیونکہ جن قلعوں پر حملہ کرنا اس کے سپرد کیا گیا ہے۔ وہ زمین دوز ہیں۔ باہر ان کا کوئی نشان نہیں۔ بلکہ وہ

انسانوں کے دلوں اور دماغوں میں

ہیں۔ اس کو ان اندرونی سرنگوں کا کوئی علم نہیں۔ جو مستقبل زمانہ کے لئے اندر ہی اندر کھودی گئی ہیں۔

ہر زمانہ کا ایک خیال اور ہر زمانہ کی ایک قوم

ہوتی ہے۔ کبھی چین کے لئے آگے بڑھنا مقدر ہوتا ہے۔ اور کبھی جاپان کے لئے۔ کبھی عرب کے لئے آگے بڑھنا مقدر ہوتا ہے اور کبھی فلسطین کیلئے کبھی مصر اور شام کیلئے مقدر ہوتا ہے۔ کبھی مغرب کیلئے آگے بڑھنا مقدر ہوتا ہے اور کبھی مشرق کے لئے مقدر ہوتا ہے۔ اور وہی قوم مستقبل میں کامیابی کا منہ دیکھتی ہے۔ جو اس قوم کو جس کے لئے آئندہ زمانہ میں آگے بڑھنا مقدر ہے۔ اپنے ساتھ ملا لیتی ہے۔ جب دنیا میں انبیاء صرف ایک ہی قوم کی طرف آیا کرتے تھے۔ اُن کا کام آسان ہوتا تھا۔ وہ جانتے تھے۔ کہ اللہ تعالیٰ نے انہی کی قوم کو بڑھانے کا فیصلہ کیا ہے۔ مگر جب اللہ تعالیٰ نے

ایک ہی منہ سے ساری دنیا کو مخاطب کرنا

شروع کیا۔ تب سے یہ بات مشتبہ ہو گئی۔ کہ کون سی قوم ہے جس کا آگے بڑھنا مقدر ہے اور اس وجہ سے

روحانی جماعتوں کا کام

نہایت ہی مشکل ہو گیا۔ پھر رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ میں یہ آسانی تھی۔ کہ اس زمانہ میں

شریعت کے قیام کا سوال

تھا۔ اور شریعت لانیوالے انبیاء کی زندگی میں ہی حکومت مل جایا کرتی ہے۔ ایک قوم تھی۔ جسے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے سکھایا پڑھایا۔ اور پھر اسی کے ہاتھ میں حکومت آ گئی۔ اور اس نے اسلام کو پھیلایا مگر جو کام ہمارے سپرد ہے۔ وہ بہت ہی مشکل ہے۔ ہمیں کوئی علم نہیں۔ کہ کونسی قوم ہے جس کا بڑھنا اس زمانہ کے لئے اللہ تعالیٰ نے مقدر کیا ہے۔

احمدیت کا چھینٹا

تو اللہ تعالیٰ نے ساری دنیا میں دیدیا ہے۔ کوئی یہاں کوئی وہاں۔ کوئی اِس ملک سے کوئی اُس ملک سے کوئی اِس مذہب سے کوئی اُس مذہب سے احمدیت کو قبول کرتا جا رہا ہے۔ مگر کوئی معین صورت ہمارے سامنے نہیں۔ جس سے مستقبل کا اندازہ کیا جا سکے۔ یہی وجہ ہے کہ تحریک جدید کے شروع میں مَیں نے کہا تھا کہ مکّہ کا تو ہمیں علم ہو گیا۔ اب ہمیں

احمدیت کے مدینہ کی تلاش

کرنا ہے۔ نادانوں نے میرے کلام کی عظمت کو نہ سمجھتے ہوئے شور مچا دیا۔ اور کہا۔ آؤ تمہیں بتا دیں۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام لاہور میں فوت ہوئے تھے۔ اس لئے احمدیت کا مدینہ لاہور ہے۔ ان کے نزدیک مدینہ کی عظمت صرف اسی میں ہے۔ کہ وہاں رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم فوت ہوئے حالانکہ یہ بات صحیح نہیں۔

ایڈیٹر:۔ غلام نبی

بھائی عبدالرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپا یا اور دفتر الفضل قادیان سے شائع کیا

مدینہ کی اصلی عظمت

اس میں ہے کہ اس نے دین کو لیا۔ اور پھر تلواروں کے سایہ کے نیچے ساری دنیا میں پھیلا دیا۔ تو جب میں نے مدینہ کہا تھا۔ تو اس کے معنے یہ تھے۔ کہ

دنیا میں آئندہ چلنے والی رو کا پتہ

لگایا جائے۔ اور معلوم کیا جائے۔ کہ اس زمانہ میں کس قوم کے لئے بڑھنا مقدر ہے۔ اور دیکھا جائے۔ کہ وہ مدینہ سر زمین ہند ہے یا کوئی اور ملک۔ جس کی اس زمانہ میں نقطۂ مرکزیہ بنتا ہے۔ جس نے احمدیت کے لشکر کو سمیٹنا اور پھر اسے آگے بڑھانا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہی جانتا ہے۔ کہ کسے یہ فخر حاصل ہوگا۔ بظاہر اللہ تعالےٰ نے اس ملک کو چنا ہے اس لئے پہلا حق ہمارا ہے۔ لیکن اگر ہم خود سستی سے

پلو ٹھے ہونے کا حق

کھو دیں۔ تو یہ ہماری بد قسمتی ہوگی۔ جہاں تک اسلام کی ترقی کا سوال ہے۔ بلحاظ اس کے کہ سب انسان بھائی بھائی ہیں۔ ہمیں کوئی شکوہ نہیں۔ کہ

احمدیت کا جھنڈا دنیا کی بلندیوں پر

خواہ کوئی قوم گاڑ دے۔ مگر جہاں تک دینی جد وجہد کا سوال ہے۔ اس بارہ میں باہم رشک کرنا جائز ہے۔ اسلئے ہم اگر یہ رشک کریں۔ کہ جس طرح اللہ تعالےٰ نے ہمارے ملک کو مکہ بننے کے لئے چنا ہے۔ مدینہ بھی یہی ہو۔ اور

اسلام واحمدیت کی فتوحات

ہمارے ذریعہ سے ہوں۔ اور یہ کوئی بری بات نہیں۔ ایسا خیال اور ایسی خواہش رکھتے ہوئے ہم اپنے چینی بھائیوں سے غداری نہیں کریں گے۔ جاپانیوں۔ روسیوں۔ فرانسیسیوں سے غداری نہیں کریں گے۔ سپینش بھائیوں سے غداری نہیں کرینگے۔ کیونکہ یہ

دین کی خدمت کا سوال

ہے۔ اور اس میں رقابت جائز ہے۔ اسی طرح ان اقوام کے دل میں بھی یہی خواہش ہو۔ کہ وہ بغیر کسی پر ظلم

کرے۔ اور کسی کو پیچھے ہٹائے احمدیت کا جھنڈا دُنیا میں گاڑنے والی ہوں۔ تو ہمیں شکایت کا کوئی حق نہیں۔ کیونکہ خدا تعالےٰ کے قرب کے سوال میں بھائی بھائی کا مقابلہ کرنے اور اُس سے آگے بڑھنے میں حق بجانب ہوتا ہے۔ جب محبوب کے پاس جانے کا سوال ہو۔ تو ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کا خیال اور اسکی خواہش ناجائز نہیں ہوتی۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک پیشگوئی میں

اجتہادی غلطی کے ماتحت

اس ارادہ کے ساتھ مکہ کی طرف گئے۔ کہ عمرہ کریں گے۔ جب مکہ والوں کو علم ہوا۔ تو انہوں نے آپکو روکنے کے لئے مختلف تدابیر اختیار کیں۔ آخر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو سمجھاتے اور یہ بتانے کے لئے کہ ہم محض عمرہ کے لئے آئے ہیں۔ لڑنے اور اپنی فوقیت جتانے کے لئے نہیں آئے۔ اور اس میں تمہارا کیا ہرج ہے۔ کہ ہم عمرہ کر لیں۔

ایک سفیر اہلِ مکہ کی طرف

بھیجنا چاہا۔ اس کے لئے مختلف صحابہؓ کے نام تجویز ہوئے۔ مگر سب کی رائے یہی تھی۔ کہ حضرت عثمانؓ اس کام کے لئے موزون ترین ہیں۔ ان کے خاندان کا رسوخ بھی زیادہ ہے۔ تب رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت عثمانؓ کو اس سفارت پر جانے کا حکم دیا۔ حضرت عثمانؓ گئے۔ اور مکہ والوں سے بات چیت شروع کی۔ مکہ والوں نے کہا۔ کہ اگر مسلمان عمرہ کر جائیں۔ تو یہ ہماری ہتک ہے۔ لوگ کہیں گے۔ کہ مسلمانوں نے تلوار کے زور سے عمرہ کیا ہے۔ حضرت عثمانؓ نے ان کو سمجھایا۔ کہ اس میں تلوار کا کوئی سوال نہیں۔ یہ تو

خدا تعالیٰ کی عبادت

کا سوال ہے۔ اور ہم عبادت کیلئے آئے ہیں۔ اور ہم یہ نہ کہیں گے۔ کہ ہم نے زور سے عمرہ کیا۔ بلکہ کہینگے۔ کہ مکہ والوں کا احسان ہے۔ مگر انہوں نے کہا۔ کہ یہ ہرگز نہ ہوگا۔ بحث ہوتی رہی۔ اور ہوتی رہی۔ یہاں تک کہ دیر ہوگئی۔ اور شام کا وقت ہوگیا ادھر رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم اور صحابہؓ

حضرت عثمانؓ کی واپسی

کے منتظر تھے۔ جب ان کے واپس آنے میں اتنی دیر ہوگئی۔ تو آپؐ نے خیال کیا۔ کہ شائد مکہ والوں نے جو اخلاق کے تمام ضابطوں کو توڑ چکے ہیں۔ عثمانؓ کو شہید کر دیا۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا دل اس بات کے لئے بڑا حساس تھا۔ کہ جسے آپؐ کوئی کام سپرد کریں۔ اسے کوئی تکلیف نہ پہنچے۔ اپنی اس ذمہ داری کو سمجھتے ہوئے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اتنا صدمہ ہوا۔ کہ آپؐ ایک درخت کے نیچے بیٹھے تھے۔ جو صحابہ آپؐ کے گرد بیٹھے تھے۔ اُن سے آپؐ نے فرمایا۔ کیا آج تم میرے ہاتھ پر

ایک بیعت کے لئے تیار

ہو۔ آؤ میں اور تم آج ایک اقرار کریں۔ صحابہ نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ ہم اس کے لئے تیار ہیں۔ آپؐ نے فرمایا۔ اگر مکہ سے یہ خبر آئی۔ کہ اہلِ مکہ نے عثمانؓ کو شہید کر دیا ہے۔ تو میں اور تم یہ اقرار کریں۔ کہ اب اس جگہ سے زندہ واپس نہ جائیں گے۔ بغیر اس کے کہ یا تو دشمن کو شکست دے کر آئندہ کے لئے رستہ صاف کر لیں۔ یا پھر یہیں مارے جائینگے۔ کیا تم اس پر راضی ہو۔ صحابہؓ نے کہا۔ یا رسول اللہ بڑی خوشی سے راضی ہیں۔ آپؐ نے فرمایا۔ پھر آؤ بیعت کرو۔ آپؐ کے ارد گرد چند صحابہؓ اس وقت بیٹھے تھے۔ باقی ادھر اُدھر تھے۔ کسی نے بلند آواز سے ان کو بھی اطلاع دی۔ اور جس جس کے کان میں یہ آواز پڑتی گئی۔ وہ دوڑتا چلا آتا تھا۔ اور بیعت کا اس قدر زور تھا۔ کہ صحابہؓ کہتے۔ ہماری کیفیت یہ تھی۔ کہ

اگر خدا تعالیٰ کا خوف نہ ہوتا

تو تلوار سے ایک دوسرے کی گردن کاٹ کر بھی پہلے بیعت کرتے۔ حضرت عبداللہ بن عمر اس مجلس میں موجود تھے۔ انہوں نے دُور دُور تک نگاہ کی۔ اور دیکھا۔ کہ ان کے والد حضرت عمرؓ وہاں نہ تھے۔ ان کی بیٹا ہونے کی عصبیت ذاتی جوش پر غالب آگئی۔ اور وہ دوڑ پڑے۔ تا اپنے والد کو تلاش کر کے لائیں۔ آخر حضرت عمرؓ ان کو ایک جگہ مل گئے۔ اور وہ ان کو لے آئے۔ اور سب نے بیعت کی۔ وقت گذر گیا۔ اور معلوم ہوا۔ کہ

حضرت عثمانؓ کی شہادت

کا خیال صحیح نہ تھا۔ انہیں گفتگو میں دیر ہوگئی تھی۔ اہل مکہ نے حضرت عثمانؓ سے کہا۔ کہ آپ آئے ہوئے ہیں۔ آپ چاہیں تو عمرہ کر لیں۔ مگر آپ نے کہا۔ کہ وہ عمرہ جس سے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو روکا گیا ہے۔ میرے لئے حرام ہے۔ وہ وقت گذر گیا۔ مگر اس بیعت کو صحابہ اپنے

عظیم الشان کارناموں میں شمار

کرتے تھے۔ اور فخر کے ساتھ اس کا ذکر کیا کرتے تھے۔ کوئی کہتا میں نے پہلے بیعت کی۔ اور کوئی کہتا فلاں کے بعد میں نے کی۔ کسی مجلس میں ایک دفعہ اسی طرح ذکر ہو رہا تھا حضرت عبداللہ بن عمر بھی اس مجلس میں تھے۔ اور حضرت عمرؓ بھی۔ حضرت عبداللہ نے کہا۔ کہ میں سب سے پہلے بیعت کر سکتا تھا۔ مگر میں نے دیکھا کہ میرے والد اس مجلس میں نہ تھے۔ میں نے خیال کیا۔ کہ وہ ثواب سے محروم نہ رہ جائیں۔ اور ان کی تلاش میں چلا گیا۔ اور اس طرح مجھے دیر ہوگئی۔ جب حضرت عمرؓ نے یہ بات سنی۔ تو کہا۔ خدا کی قسم اگر میں تمہاری جگہ ہوتا تو پہلے خود بیعت کرتا اور تمہاری تلاش کیلئے نہ جاتا۔ تو بات یہی ہے کہ دینی امور میں

خدا تعالیٰ کی قربت کا سوال

ہوتا ہے۔ اس لئے قریبی سے قریبی، اور عزیز سے عزیز سے بھی آگے بڑھنے کی کوشش کرنا ناجائز نہیں۔ ناپسندیدہ اور قابلِ اعتراض بات نہیں۔ کوئی عورت نماز میں کمی نہیں کرتی

اس خیال سے کہ اپنے خاوند سے ثواب میں آگے نہ بڑھ جائے۔ اور کوئی خاوند اللہ تعالیٰ کی عبادت میں اس لئے کوتاہی نہیں کرتا۔ کہ اس کی بیوی پیچھے نہ رہ جائے۔ کوئی بھائی بھائی اور کوئی باپ بیٹے اور کوئی بیٹا باپ سے آگے بڑھ جانے کے خوف سے نیکیوں میں کمی نہیں کرتا۔ بلکہ ہر شخص

آگے بڑھنے کی کوشش

کرتا ہے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم سے عبد اللہ بن مسعودؓ روایت کرتے ہیں۔ کہ قال النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم لاحسد الا فی اثنتین رجل اعطاہ اللّٰہ مالا فسلط علی ھلکتہ فی الحق ورجل اعطاہ الحکمۃ فھو یقضی بھا ویعلمھا۔ یعنی فرمایا اللہ تعالیٰ کے نبی نے کہ ۲ دو باتیں ہیں۔ جن میں

حسد کرنا جائز

ہے۔ ان کے سوا کسی میں جائز نہیں۔ ان ۲ دو میں بے شک باپ بیٹے سے اور بیٹا باپ سے بھائی بھائی سے حسد کرسکتا ہے۔ کیونکہ یہ باتیں روحانیت سے تعلق رکھتی ہیں وہ دو کیا ہیں۔ ایک یہ کہ ایسے آدمی کی حالت سے متعلق کہ اللہ تعالیٰ نے اُسے مال دیا۔ اور ئسے اپنا مال اللہ تعالیٰ کے رستہ میں ہلاک کرنے کی توفیق دی گئی۔ اگر اس بات میں کوئی دوسرے سے آگے بڑھنے کی کوشش کرے۔ تو یہ بالکل جائز ہے۔ دوسرے اس موقعہ پر جائز ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ نے کسی کو علم حکمت اور تفقہ عطا کیا ہو اور وہ اُسے دنیا میں نافذ کرتا اور لوگوں کو دین سکھاتا ہے۔ یہی وہ دو چیزیں ہیں جن کا میں گزشتہ دو خطبوں میں

جماعت سے مطالبہ

کرچکا ہوں۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم بھی میری اس تحریک کی تصدیق فرماتے ہیں۔ میں نے مطالبہ کیا ہے۔ کہ ایسے لوگ سامنے آئیں۔ جو اپنے مال دین کے لئے وقف کریں۔ اور ایسے نوجوان آگے آئیں۔ جو دین کی اشاعت کے لئے اپنی زندگیاں وقف کریں۔ تا انہیں علم سکھا کر دین کے کاموں پر لگایا جائے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ کہ

یہ دو باتیں

ایسی ہیں۔ جن میں حسد جائز ہے۔ خدا تعالیٰ یہ کسی سے ہرگز نہیں پوچھے گا۔ کہ میں نے تجھے مال دیا تھا۔ جو تو خدا تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنے لگا تھا۔ کہ تیرے ماں باپ یا بیوی بچوں یا دوسرے رشتہ داروں نے ایسا کرنے سے تجھے روکا۔ تو تو رُکا کیوں نہیں۔ یا دین کو

چند مخلص خدام کی ضرورت

تھی۔ تیرے دل میں خیال آیا۔ کہ اپنی زندگی وقف کردوں۔ مگر تیرے ماں باپ اس کے خلاف تھے۔ وہ تجھے روکنا چاہتے تھے تو تو رُکا کیوں نہیں۔ خدا تعالیٰ یہ سوال کسی سے نہ کرے گا۔ بلکہ کہیگا۔ کہ اے شخص میں نے تجھے مال دیا تھا۔ تو نے اسے خدا تعالیٰ کی راہ میں قربان کرنے کا ارادہ کیا۔ مگر تیرے ماں باپ یا بیوی بچوں نے اس سے روکا۔ اور تیرے رستے میں کھڑے ہوگئے۔ پھر بھی تو رُکا نہیں۔ بلکہ میری راہ میں دے دیا۔ اب میری جنت تیرا مال ہے۔ جا اور اس پر قبضہ کرلے۔ وہ یہ نہیں کہے گا۔ کہ

دین کے لئے زندگی وقف

کرنے کے لئے تجھ سے مطالبہ کیا گیا۔ جب محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے دین پر آفت آئی ہوئی تھی۔ جب اسلام مددگاروں کے لئے چلا رہا تھا۔ تو نے خیال کیا۔ کہ اپنی زندگی اسلام کے لئے وقف کردے۔ مگر تیرے ماں باپ اور بیوی بچے اس کے مخالف تھے۔ اور کہتے تھے کہ کیوں زندگی کو ضائع کرنے لگا ہے۔ تیرے ماں باپ جن کے احترام کا میں نے حکم دیا ہے۔ تیری بیوی جس کے ساتھ حسن سلوک کا میں نے حکم دیا ہے تجھے روکتے تھے۔ مگر تو پھر بھی نہ رُکا۔ تو نے ایسا کیوں کیا اور کیوں ان کی بات نہ مانی بلکہ اس کے برخلاف اللہ تعالیٰ ایسے شخص سے یہ کہیگا۔ کہ جس وقت اسلام مصیبت میں تھا۔ جب محمد رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کی روح مدد کے لئے پکار رہی تھی۔ تو آگے بڑھا۔ کہ اسلام کی خدمت کرے اس وقت تیرے ماں باپ جنھوں نے تجھے پالا تھا۔ اور پڑھایا تھا۔ انہوں نے اپنی ان خدمتوں کا واسطہ دے کر تجھے روکنا چاہا۔ مگر پھر بھی تُو نہ رُکا۔ اے شخص تو نے میری خاطر ماں باپ کو چھوڑ دیا۔ بیوی بچوں کی کوئی پرواہ نہ کی۔ اور رشتہ داروں سے قطع تعلق سے نہ ڈرا۔ پس آج

میں ہوں تیری ماں اور میں ہوں تیرا باپ

یہی وہ چیز ہے جس کے لئے مومن قربانی کرتا ہے۔ بائیبل میں حضرت مسیح علیہ السلام کے متعلق آتا ہے۔ کہ ان کی ماں ممتا سے بے قرار ہوکر ان کے پاس پہنچیں۔ تو کسی نے اس سے کہا۔ دیکھ تیری ماں اور تیرے بھائی باہر کھڑے ہیں۔ اور تجھ سے بات کرنا چاہتے ہیں۔ اس نے خبر دینے والے کو جواب میں کہا۔ کون ہے میری ماں اور کون ہیں میرے بھائی"۔ (متی ۱۲ ۴۶ تا ۴۹)

پھر واقعہ صلیب سے قبل حضرت مسیح علیہ السلام کی دُور کی ماں اور اس کی ماں کی بہن مریم کلوپاس کی بیوی اور مریم مگدلینی کھڑی تھیں۔ حضرت مسیحؑ نے اپنی ماں اور اس شاگرد کو جس سے محبت رکھتا تھا۔ پاس کھڑے دیکھ کر ماں سے کہا کہ اے عورت دیکھ تیرا بیٹا یہ ہے۔ پھر شاگرد سے کہا۔ دیکھ تیری ماں یہ ہے۔ اور اسی وقت وہ شاگرد اسے اپنے گھر لے گیا۔" (یوحنا ۱۹ ۲۵ تا ۲۷)

گویا آپ نے ایک طرف تو یہ کہہ کر

خدا تعالیٰ کا حق

ادا کردیا۔ کہ میرے بھائی اور ماں میرا خدا ہے۔ اور اس خیال سے کہ ماں ہونے کی حیثیت سے اس کا بھی حق ہے۔ میں جب

دین کی خاطر پھانسی

پاکر اس کی گود کو خالی کر رہا ہوں۔ اور اسے بے کس چھوڑ کر جا رہا ہوں۔ تو اسکی دلجوئی کی صورت بھی پیدا کروں۔ اور پہلے جو کہا تھا۔ کہ کون ہے میری ماں اس کا ازالہ اس طرح کردیا۔ کہ اپنے شاگرد سے کہا۔ کہ آج سے تو اس کو اپنی ماں کی طرح سمجھنا۔ اور ماں سے کہا۔ کہ مجھے اپنے اس شاگرد پر اتنا اعتماد ہے۔ کہ میں کہہ سکتا ہوں۔ کہ میں جو حکم اسے دونگا۔ اسے پورا کرے گا۔ پس آج سے تُو اس کو اپنا بیٹا سمجھ کر جو حکم چاہے دے۔ کہ یہ اسی طرح تیری دلجوئی کریگا جس طرح میں تیری دلجوئی کرسکتا تھا۔ تو اللہ تعالیٰ کے دین کے لئے

مومن کی جان اور مال

ہمیشہ حاضر ہوتی ہے۔ ہمیں کچھ معلوم نہیں۔ کہ کہاں سے حملہ کیا جائے گا۔ یا کب اور کس صورت میں کیا جائے گا۔ لیکن ہمیں ہر وقت اس کے لئے تیار رہنا چاہیئے۔ کئی ہیں۔ جو فوری جوش کے ماتحت تو قربانی کے لئے اپنے آپ کو پیش کردیتے ہیں۔ لیکن اگر سال دو سال کے بعد مانگا جائے۔ تو پس و پیش کرنے لگ جاتے ہیں۔ وہ خیال کرتے ہیں۔ کہ ادھر ہمارا کارڈ پہنچے گا۔ اور اُدھر سے مطالبہ آجائے گا۔ کہ لاؤ دے دو۔ ایسے لوگ جو فاصلہ کی لمبائی سے غافل ہوتے ہیں۔ ہمیشہ موقعہ پر بیٹھ دکھاتے والے ثابت ہوتے ہیں۔ پس مومن کو کبھی غافل نہ ہونا چاہیئے۔ اور جب بھی اس سے قربانی کا مطالبہ کیا جائے خواہ وہ سال کے بعد ہو یا دس۔ بیس سال کے بعد۔ اُسے تیار ہونا چاہیئے۔ جس طرح خدا تعالیٰ کے انعامات کا وقت مقرر نہیں۔ اُس نے یہ نہیں کہا۔ کہ مجھ سے آج مانگوگے۔ تو دوں گا۔ کل نہیں دوں گا۔ اس کی رحمت کے دروازے ہمیشہ کھلے رہتے ہیں۔ اسی طرح مومن کو بھی

ہر وقت قربانی کے لئے تیار رہنا چاہیئے

جس طرح خدا تعالیٰ کی رحمت کا انتظار اور عدم انتظار سے تعلق نہیں۔ اُس کا دروازہ ہر وقت کھلا ہے۔ اسی طرح بندہ کو قربانی کے لئے بھی ہر وقت تیار رہنا چاہیئے۔ مومن اور مخلص وہی ہے جو دین کی راہ میں قربانی کے لئے ہر وقت تیار رہتا ہے جو سمجھتا ہے۔ کہ دین کا نمائندہ اور ذمہ وار میں ہی ہوں۔ وہ دوسروں کی طرف نہیں دیکھتا۔ بلکہ اپنے آپ کو ہی

سارے کام کا ذمہ وار

سمجھتا ہے جب تک ہر شخص کے دل میں یہ بات راسخ نہیں ہوجاتی۔ کہ میں ہی

اللہ تعالیٰ کا واحد ایجنٹ

ہوں اس دنیا میں - خیر و برکت دنیا میں قائم نہیں ہوسکتی - نہ مذہب ترقی کرسکتا ہے - اور نہ مذہب کے ماننے والے روحانیت حاصل کرسکتے ہیں - میں نے جلسہ سالانہ کی تقریر میں کہا تھا - کہ اگر روحانیت حاصل کرنا چاہتے ہو - تو تم میں سے

ہر شخص محمد صلعم بننے کی کوشش کرے

جب تک یہ کوشش نہ کی جائے - جب تک ہر شخص اپنے آپ کو اللہ تعالےٰ کا نمائندہ نہ سمجھے - جب تک ہر شخص یہ نہ سمجھے کہ کوئی کرے یا نہ کرے - میں نے اپنا فرض ضرور ادا کرنا ہے - اور میرا فرض ہے کہ میں دین کا کام کروں - اس وقت تک وہ

مومن کہلانے کا مستحق

نہیں ہوسکتا - مومن اس بات کا محتاج نہیں ہوتا - کہ اس کے ساتھ کوئی جتھا ہو - اس کا کوئی مددگار اور سہارا دینے والا ہو - وہ اپنی قربانی پیش کر دیتا ہے - اور سمجھتا ہے - کہ باقی

خدا تعالےٰ کا کام

ہے - وہ جو چاہے کرے - وہ اس بات سے نہیں ڈرتا - کہ میری قربانی کوئی کام نہیں کرسکتی - اور اس سے کوئی نتیجہ پیدا نہیں ہوسکتا - تاریخ اسلام کی ان باتوں میں سے جو مجھے بہت پیاری لگتی ہیں - ایک بات

ایک ہسپانوی جرنیل

کی ہے - جن کا نام غالباً عبدالعزیز تھا - جب سپین میں مسلمانوں کی طاقت اتنی کمزور ہوگئی - کہ ان کے ہاتھ میں صرف ایک قلعہ رہ گیا - جو آخری قلعہ تھا - تو عیسائیوں نے ان کے سامنے بعض شرائط پیش کیں اور کہا کہ اگر بچنا چاہتے ہو تو ان کو مان لو - وہ شرائط ایسی تھیں - کہ جنہیں مان کر اسلام سپین میں عزت کے ساتھ نہ رہ سکتا تھا - بادشاہ وقت ان شرائط کو ماننے کے لئے تیار ہوگیا - دوسرے جرنیل بھی تیار تھے - مگر یہ جرنیل کھڑا ہوا - اور کہا - کہ اے لوگو کیا کرتے ہو - کیا تمہیں یقین ہے - کہ عیسائی اپنے وعدوں کو پورا کریں گے - تمہارے باپ دادا نے

سپین میں اسلام

کا بیج بویا تھا - اب تم لوگ اپنے ہاتھوں سے اس درخت کو گرانے لگے ہو - ان لوگوں نے کہا - کہ سوائے اس کے ہو کیا سکتا ہے - دشمن سے کامیاب مقابلہ کی صورت ہے ہی کیا - اسی جرنیل نے کہا - یہ سوال نہیں - کہ دشمن کے کامیاب مقابلہ کی صورت کیا ہے - نہ ہمیں اسکے سوچنے کی ضرورت ہے - ہمیں اپنا فرض ادا کرنا چاہیئے - اور ہم میں سے ہر ایک کو چاہیئے - کہ مر جائے مگر ان شرائط کو تسلیم نہ کرے - اس طرح یہ ذلت تو نہ اُٹھانی پڑے گی - کہ اپنے ہاتھ سے حکومت دشمن کو دے دیں - جو کچھ تمہارے اختیار کی بات ہے - وہ کر دو - اور باقی خدا تعالےٰ پر چھوڑ دو - یہ بات سُن کر وہ لوگ ہنسے اور کہا - کہ اس قربانی کا کیا فائدہ؟ اور سب نے انکار کیا - مگر اُس نے کہا - کہ اگر تم اس بے غیرتی کو پسند کرتے ہو - تو کرو - میں تو اپنے ہاتھ سے اسلامی جھنڈا دشمن کے حوالہ نہ کروں گا - قریباً ایک لاکھ کا لشکر تھا - جو قلعہ کے باہر جمع تھا - وہ

اکیلا ہی تلوار لے کر باہر نکلا

دشمن پر حملہ کر دیا - اور لڑتے لڑتے شہید ہوگیا - بے شک اس کی شہادت کے باوجود سپین میں مسلمانوں کی حکومت تو قائم نہ رہ سکی - مگر اُس کا نام ہمیشہ کے لئے زندہ رہ گیا - اور موت اُسے مٹا نہ سکی - وہ بادشاہ اور جرنیل جنہوں نے اس کے مشورہ کو تسلیم نہ کیا - اور اپنی جانیں بچانی چاہیں - وہ مٹ گئے - اُن کا ذکر پڑھ کر اور سنکر ہم اپنے نفسوں کو بڑے زور سے اُن پر لعنت کرنے سے روکتے ہیں لیکن کبھی سپین کے حالات کا میں مطالعہ نہیں کرتا - یا کبھی ایسا نہیں ہوا - کہ یہ باتیں میرے ذہن میں آئی ہوں - اور

اس جرنیل کیلئے دعائیں

نہ نکلتی ہوں - اس کے خون کے قطرے آج بھی سپین کی وادیوں میں ہم کو آوازیں دیتے ہیں - کہ آؤ اور میرے خون کا انتقام لو - بیشک وہ بہادر جرنیل مر گیا مگر

مرنا ہے کیا؟

کیا یوں لوگ نہیں مرتے؟ کیا وہ بادشاہ اور جرنیل جو دشمن سے نہ لڑے - مر نہ گئے؟ وہ بھی ضرور مر گئے - لیکن اُن کے لئے ہمارے دلوں سے لعنت نکلتی ہے اور اُس جرنیل کے لئے دعائیں - آج بھی اس کی کشش

ہمیں سپین کیطرف بُلا رہی ہے

اور اگر مسلمانوں کی غیرت قائم رہی اور جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت سے ظاہر ہوتا ہے - نہ صرف قائم رہے گی بلکہ ترقی کریگی اور پہلے سے بھی بڑھ کر ظاہر ہوگی - تو

وُہ دن دُور نہیں

جب اس جرنیل کے خون کے قطروں کی پکار - اس کی جنگلوں میں چلّانے والی رُوح اپنی کشش دکھائے گی - اور

سچے مسلمان پھر سپین پہنچیں گے

اور وہاں اسلام کا جھنڈا گاڑ دیں گے - اُس کی روح آج بھی ہمیں بلا رہی ہے - اور ہماری روحیں بھی یہ پکار رہی ہیں - کہ اے شہید وفا! تم اکیلے نہیں ہو - محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے دین کے سچے خادم منتظر ہیں - جب خدا تعالےٰ کی طرف سے آواز آئیگی - وہ پروانوں کی طرح اس ملک میں داخل ہوں گے - اور اللہ تعالےٰ کے نور کو وہاں پھیلائیں گے - یہ سوال نہیں - کہ ہم امن پسند جماعت ہیں - مخالف امن پسندوں پر بھی تلوار کھینچکر اُن کو

مقابلہ کی اجازت

دلوا دیا کرتے ہیں - کیا محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم امن پسند نہ تھے - مگر مخالفین کے ظلموں کی وجہ سے آخر اللہ تعالےٰ نے ان کو مقابلہ کی اجازت دے دی - جیسا کہ فرمایا - اُذِنَ لِلَّذِین یقاتلون بانّھم ظلموا و اِنّ اللہ علیٰ نصرھم لقدیر - جن لوگوں کو خواہ مخواہ نشانہ مظالم بنایا گیا ہے - اب ان کو بھی اجازت ہے - کہ مقابلہ کریں - پس سپین کے لوگ اگر اللہ تعالےٰ کے نزدیک یوں مقدر ہے - تو ہماری تبلیغ و تعلیم سے ہی کفر و شرک کو چھوڑ دیں گے - اور یا پھر ہم پر اتنا ظلم کریںگے کہ اللہ تعالےٰ کی طرف سے مقابلہ کی اجازت ہو جائے گی - اور وہ جنہوں نے کان پکڑ کر مسلمانوں کو اپنے ملک سے نکالا تھا - کان پکڑ کر محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے مزار پر حاضر ہونگے - اور عرض کریں گے - کہ حضور کے غلام حاضر ہیں - اور اس اکیلے لڑنے والے کی روح ناکام نہیں رہے گی - پس کبھی یہ خیال نہ کرو - کہ ہم کیا کرسکتے ہیں - یہ

منافقوں والی بات

ہے جنہوں نے کہا تھا کہ لو نعلم قتالًا لاتبعنٰکم یعنی اگر ہم کو پتہ ہوتا - کہ یہ قتال ہے - تو ہم ضرور ساتھ چلتے مگر یہ قتال نہیں - بلکہ خودکشی ہے اس لئے ساتھ نہ گئے - پس خودکشی ہو یا کچھ

ہمارا فرض

ہے - کہ اسلام کی فتح کے لئے مال اور جان کی قربانی کے لئے کھڑے ہوں - دوسروں کی طرف نہ دیکھیں - بلکہ اپنا فرض ادا کریں - جو ایسا کرے گا - آئندہ نسلیں اس پر درود بھیجیں گی - لیکن جو غداری کرے گا - اور پیٹھ دکھائے گا - اللہ تعالیٰ اس پر رحم کرے - لاکھوں کروڑوں صالحین کی

خواب اور رویاء کی اہمیت!

(از حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحب)

غیر مبایعین باوجود دعوائے علم و معرفت و تفسیر دانی حضرت مصلح موعود کی مخالفت میں ایسے ایسے اعتراض کرتے ہیں۔ جن کو سنکر ایک اوسط درجہ کا علم رکھنے والا مسلمان بھی حیران رہ جاتا ہے۔ چنانچہ ایک بڑا اعتراض ان کا یہ ہے۔ کہ محض ایک خواب پر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے دعویٰ کی بنیاد رکھی ہے۔ حالانکہ محض خواب پر نہیں بلکہ دلائل اور واقعات پر بنیاد تھی۔ خواب نے تو مزید تصدیق اور تسلی بخشی ہے۔ میں کہتا ہوں کہ اگر صرف ایک رویاء پر بھی بنیاد ہوتی۔ تب بھی کوئی قابل اعتراض بات نہ تھی۔ کیا اذان کے الفاظ ایک صحابی کے خواب کا نتیجہ نہ تھے؟ کیا محض ایک رویاء کی بناء پر حضرت عمرؓ نے سراقہؓ کو کسریٰ کے سونے کے کڑے جو مردوں کے لئے شریعت نے حرام فرمائے ہیں۔ نہیں پہنائے تھے؟ کیا فرعونِ مصر کی رویاء کی بناء پر حضرت یوسف علیہ السلام نے سات سال پہلے ہی ملکِ مصر کے لئے غلہ جمع کرنا شروع نہ کر دیا تھا؟ اور کیا موسیٰ علیہ السلام کی والدہ نے اس بناء پر اپنے بچہ کو چھاتی سے الگ کرکے دریا کی مہلک آغوش میں نہ ڈال دیا تھا؟ کیا یہی رویاء نہ تھی۔ جس پر حضرت ابراہیمؑ اپنے بیٹے کو ذبح کرنے کے لئے تیار ہو گئے تھے۔ اور دربار خداوندی سے ان کے اس فعل پر کمال خوشنودی کا سرٹیفکیٹ ملا تھا۔ کہ تو نے اپنا رویاء ہماری مرضی کے مطابق پورا کرکے ہمیں راضی کر دیا ہے؟

ان حالات میں حضرت مصلح موعود بھی اگر صرف اپنے رویاء پر ہی انحصار رکھتے تو بھی کوئی ہرج نہ تھا۔ مگر یہاں تو آپ کا رویاء صرف مصدقاً لما بین یدیہا سے زیادہ نہ تھا۔ اور سینکڑوں نشان اور آثار اس امر کے پہلے سے ہی موجود تھے۔ پھر یہ بھی یاد رکھنا چاہیئے کہ معراج بھی تو ایک رویاء ہی تھا۔ پھر مصلح موعود کے درجہ کے اظہار کے لئے صرف ایک اکیلی ہی رویاء تو نہ تھی۔ بلکہ تمام جماعت احمدیہ میں مختلف احباب کو سینکڑوں خواب اور الہام اس بارے میں آچکے تھے۔ کیا مفسر بیان القرآن کو یہ علم نہیں کہ خدا تعالےٰ نے قرآن شریف میں فرمایا ہے کہ میں تین طرح انسان سے کلام کیا کرتا ہوں۔ اور ان میں سے ایک قسم خواب اور رویاء کی ہے۔ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ سچی خواب نبوت کا چالیسواں یا چھیالیسواں حصہ ہے۔ لیکن اصل بات یہ ہے کہ جو لوگ "نبوت" تک کی تعریف نہیں جانتے۔ وہ بھلا اس کے اجزاء سے کیونکر واقف ہو سکتے ہیں۔ اور اُن کی اہمیت کو کیا سمجھ سکتے ہیں ؎

چند چند از حکمتِ یونانیاں
حکمتِ رُوحانیاں را ہم بخواں

ان کی دینی خدمات کبھی بھولنے کی نہیں۔ مدت مدید تک غریب مسکین۔ حاجتمند اور بیوائیں یاد کرکے روتی رہیں گی۔ حضور پُر نور کا سایۂ رحمت ہمیشہ ہمارے سروں پر قائم رہے۔ اور آئندہ خداوند کریم ہمیں کوئی ایسا غم نہ دکھائے۔

حضور کے دعوئ مصلح موعود کے بعد کچھ اس قدر ایمان اور رُوحانیت ترقی کر گئی ہے۔ کہ کچھ سمجھ میں نہیں آتا۔ زندگی ہی نئی بن گئی۔ حضور کو اللہ تعالیٰ فتوحات پر فتوحات دے۔ اور اس پاک خاندان کو بلند سے بلند کرے۔ اور ہم اور ہماری اولادیں ان پاکوں پر قربان ہوں۔

محمد صدیق آف گھوگھیاٹ حال مقیم سیالکوٹ

حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

کا پیغام

مسلمانانِ دہلی اور اُن کے علماء کے نام

۱۶ اپریل ۱۹۴۴ء کے ہمارے جلسہ میں احرار اور بعض دیگر فتنہ پردازوں نے جو ہنگامہ آرائی کی اُسے تمام مذاہب کے شرفاء نے ناپسندیدگی کی نظر سے دیکھا ہے حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنی تقریر میں حاضرین کو مخاطب کرکے فرمایا:-

"یہ لوگ جو شور مچا رہے ہیں اور گالیاں دے رہے ہیں یہ بھی میری صداقت کی ایک دلیل پیش کر رہے ہیں۔ بھلا جھوٹ سے بھی کوئی ڈرتا ہے۔ اور جھوٹ کبھی غالب آسکتا ہے؟ لوگ ڈرتے اسی سے ہیں جس کے متعلق سمجھتے ہیں کہ حقیقی طاقت اس کے پاس ہے۔ اور وہ غالب آجائیگا۔ ہم وہ باتیں سننے کے لئے تیار ہیں۔ جو یہ لوگ تہذیب اور شرافت سے سنائیں۔ یہ ہماری باتیں سننے سے لوگوں کو روکتے ہیں۔ مگر میں ان مولویوں سے کہتا ہوں کہ وہ آئیں۔ ہمارے ہاں قادیان میں آئیں۔ اور ہمیں اپنی باتیں تہذیب کو مدِنظر رکھتے ہوئے سنائیں۔ ہم اُن کی باتیں سننے سے لوگوں کو منع نہیں کرینگے بلکہ انہیں جمع کرینگے اور ان علماء کا سب خرچ بھی دینگے"۔

اِس کے بعد حضور نے شورش برپا کرنیوالوں سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا۔ کہ "اس شور و شر سے تو کچھ فائدہ نہ ہوگا۔ آپ لوگ یہ خیال کرتے ہیں کہ آپ کے دلوں میں اسلام کا درد ہے۔ اور آپ اپنے زُعم میں ہمیں دشمنِ اسلام تصور کرتے ہوئے ہمارے مٹانے کے درپے ہیں۔ انسان نے بہرحال ایک دن مرنا ہے۔ کوئی پہلے مر جائیگا۔ اور کوئی پیچھے مریگا۔ اسلئے آؤ میں ایک مفید اور صحیح طریق فیصلہ آپ کے سامنے پیش کرتا ہوں۔ جو بتا دیگا کہ ہم میں سے کونسا فریق اپنے دلوں میں اسلام سے سچی محبت اور اسکے لئے سچا درد رکھتا ہے۔ اور اس سے تبلیغ اسلام کو بھی بہت بڑا فائدہ پہنچے گا۔ اور وہ طریق فیصلہ یہ ہے کہ آپ لوگ اپنی اپنی جماعت اور اپنے اپنے ہم خیال لوگوں میں سے اسلام کی اشاعت کیلئے اپنی زندگیاں وقف کرنے والے نوجوانوں اور تبلیغِ دین کیلئے اپنی جائیدادیں اور اموال راہِ خدا میں دینے والے اشخاص کا مطالبہ کریں۔ تاکہ اس ذریعہ سے بلادِ عرب اور اطراف و اکنافِ عالم میں اسلام کی تبلیغ ہو سکے۔ میں بھی اپنی چھوٹی اور غریب جماعت سے یہی مطالبہ کرونگا۔ اسکے نتیجہ سے دُنیا پر واضح ہو جائیگا کہ کن کے ساتھ خدا تعالےٰ کی تائید و نصرت کا ہاتھ ہے۔ اور کونسا فریق اسلام کا حقیقی خیر خواہ اور دلوں میں اس کا سچا درد رکھتا ہے۔ میری تازہ تحریک پر جو میں نے اپنی جماعت میں ابھی حال ہی میں کی ہے۔ اسوقت تک ڈیڑھ سو اعلیٰ تعلیمیافتہ نوجوان اپنی زندگیاں اسلام کی خدمت کیلئے وقف کر چکے ہیں۔ اور ایک کروڑ روپیہ کی جائداد اس وقت تک وقف ہو چکی ہے۔ پس گالیاں دینے۔ اینٹ اور پتھر برسانے سے کوئی نتیجہ نہیں نکلیگا۔ اگر آپ لوگ سچے ہیں تو میں دعوت دیتا ہوں کہ میدان میں نکلیں۔ اور اس طریق فیصلہ کو قبول کرکے اپنے دعویٰ کی صداقت کو ثابت کریں"۔

خاکسار بحیثیت سیکرٹری تبلیغ جماعت احمدیہ دہلی۔ تمام باشندگان دہلی کے سامنے اور خصوصاً اُن لوگوں کے سامنے جو اس ہنگامہ آرائی میں پیش پیش تھے۔ حضرت امام کا پیغام

حضرت اُم طاہرؓ اور حضرت میر صاحب کی وفات کے صدمات

بخدمت حضرت خلیفۃ المسیح المصلح الموعود ایدہ اللہ بنصرہ العزیز

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔

گرچہ سخت گنہگار ہوں۔ مگر دل کی کیفیت لکھ نہیں سکتا۔ سجدوں میں اور تنہائی میں بے اختیار چیخیں نکل جاتی ہیں۔ اور رو رو کر یہ دعا کرتا ہوں۔ کہ اے خدا پے در پے المناک حادثات سے ہمارے پیارے امام اور مقدس رُوحانی ماں اُم المومنین کی صحت پر کوئی بُرا اثر نہ پڑے۔ حضور یہ حالت ہے کہ درد اور غم سے تلملا رہا ہوں۔ خدا ہی صبر دے۔ دو ہفتہ قبل وفات حضرت ام طاہر میری اہلیہ نے خواب دیکھا۔ کہ ایک سرسبز پھولوں سے بھرپور باغ میں کرسی پر حضرت ام المومنین تشریف فرما ہیں۔ رنگارنگ پھولوں میں سے ایک سفید رنگ کا خوبصورت پھول ہے۔ جو ایک عورت نے توڑ لیا۔ اُس دن سے میری اہلیہ ڈرتی رہی اور غمگین رہی۔ آخر وہی ہوا۔ حضور ان دونوں موتوں حضرت ام طاہر اور حضرت میر صاحب کی نے دل پاش پاش کر دیا ہے

اسلام کی ترقی کا ایک اہم ذریعہ

عورتوں کی تربیت و اصلاح

حضرت امیر المومنین مصلح موعود ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ نے ۲۶ اپریل مسجد مبارک میں اپنا ایک اہم اعلان بیان فرمایا کہ "اگر تم پچاس فی صدی عورتوں کی اصلاح کر لو تو اسلام کو ترقی حاصل ہو جائے گی" اور اس کی تشریح کرتے ہوئے فرمایا "اسلامی فتوحات جو آئندہ ہونے والی ہیں ان میں عورتوں کی اصلاح کا بہت بڑا دخل ہے۔ اور اللہ تعالیٰ نے اس امر کی طرف توجہ دلائی ہے۔ کہ اگر اس کے فضل و کرم سے جماعت کی پچاس فی صدی عورتوں کی اصلاح ہو جائے یا شاید قادیان کی عورتیں مراد ہوں تو ترقی اسلام کے سامان مہیا ہو جائیں گے" (الفضل ۲۹ اپریل ۱۹۴۴ء)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ من کانت لہ ثلاث بنات او ثلاث اخوات او ابنتان او اختان فاحسن صحبتھن واتقی اللہ فیھن فلہ الجنۃ (ترمذی) کہ جس شخص کی لڑکیاں یا بہنیں ہوں اور وہ ان کی تربیت بہتر رنگ میں کرے۔ اور اللہ تعالیٰ کا تقویٰ اختیار کرتے ہوئے ان کی اصلاح میں کوشاں ہو اس کے بدلہ میں اسے جنت ملیگی۔ اس حدیث سے ظاہر ہے کہ عورتوں کی تربیت کس قدر ضروری اور کتنی اہم ہے۔ کہ جو شخص اس اہمیت کو سمجھتے ہوئے ان کی تربیت صحیح طور پر کرتا ہے اس کے لئے جنت جیسے بہترین انعام کا وعدہ کیا جاتا ہے اور یہ انعام صرف اخروی زندگی سے ہی وابستہ نہیں بلکہ ایسا انسان دنیا میں بھی اس جنت کو دیکھ لیتا ہے۔ کیونکہ وہ عورت جس کی تربیت اچھے اور بہتر رنگ میں ہوئی ہو۔ وہ بحیثیت بیٹی اپنی ماں باپ کے لئے جنت اور راحت کا موجب ہوگی۔ اور بحیثیت بہن اپنے بھائیوں کے لئے موجب اطمینان ہوگی۔ اور بحیثیت بیوی اپنے خاوند کے گھر کو جنت کا نمونہ بنا دے گی۔ اس امر کو مد نظر رکھتے ہوئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نکاح کے متعلق جو ہدایات فرمائی ہیں ان میں اہم ترین ہدایت یہ دی ہے کہ فاظفر بذات الدین۔ کہ ایسی عورت سے نکاح کرنے کی کوشش ہونی چاہیئے۔ جو دین کے ساتھ محبت رکھنے والی ہو۔ اور دینی امور سے واقف ہو۔ اور یہ بات تبھی حاصل ہوتی ہے۔ جب تربیت اچھے رنگ میں کی جائے۔ اور اس قسم کا ماحول قائم کیا جائے جس سے دین کی طرف توجہ اور رغبت پیدا ہو۔

حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کو اس بات کا اتنا خیال تھا کہ آپ عورتوں کو ہر موقع پر وعظ و نصیحت فرماتے رہے۔ اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو تو آپ نے اس کام کے لئے گویا وقف کر رکھا تھا۔ اس پاکیزہ تربیت کا نتیجہ یہ نکلا کہ حضرت عائشہ دینی علوم میں بہت ماہر ہو گئیں۔ اور بڑے بڑے جلیل القدر صحابہ آپ سے بعض مشکل دینی امور میں رائے لیتے تھے اور بعض باریک فقہی مسائل کو حضرت عائشہ نہایت خوش اسلوبی سے سلجھا دیتی تھیں انہیں امور کو دیکھ کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خذوا شطر دینکم من الحمیراء ای العائشۃ (مجمع بحار الانوار جلد اول) یعنی اے لوگو! عورتوں کے متعلق جو دینی باتیں ہیں ان کا علم تم عائشہ سے حاصل کر سکتے ہو۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام بھی اس بارہ میں اپنی جماعت کو تاکید فرماتے ہیں کہ عورتوں کی تربیت و اصلاح نہایت ضروری اور قابل توجہ ہے۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں "تم اپنی عورتوں کو تعلیم دو اور دین اور عقل اور خدا ترسی میں ان کو پختہ کرو" (الحکم ۱۰ جولائی ۱۸۹۹ء) اسیطرح ایک اور جگہ فرماتے ہیں کہ ہماری جماعت کیلئے ضروری ہے کہ اپنی پرہیزگاری کے لئے عورتوں کو پرہیزگاری سکھائیں ورنہ وہ گنہگار ہونگے۔ (بدر ۲۷ مارچ ۱۹۰۹ء)

ان اقتباسات سے ظاہر ہے کہ عورتوں کی تربیت اور تعلیم اور اصلاح کی کس قدر ضرورت ہے۔ اور جو لوگ ان امور کی طرف توجہ نہیں کرتے۔ وہ گنہگار ہیں۔ کیونکہ وہ قومی ترقی میں روک بننے والے ہیں۔ پس قومی ترقی کے لئے یہ بات نہایت ضروری ہے کہ اس طرف پوری توجہ دی جائے اور اس امر کی طرف حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کا تازہ الہام اشارہ کر رہا ہے کہ "اگر تم پچاس فیصدی عورتوں کی اصلاح کر لو۔ تو اسلام کو ترقی حاصل ہو جائے گی"

خاکسار ملک محمد عبد اللہ قادیان

صدر انجمن احمدیہ کے امیدوار کلرکوں کا امتحان

مندرجہ ذیل امیدوار کلرکوں کو جنہوں نے صدر انجمن احمدیہ کے دفاتر میں کام کرنے کے لئے درخواستیں دی ہوئی ہیں بذریعہ اعلان ہذا اطلاع دی جاتی ہے کہ وہ مورخہ ۱۴ مئی بروز اتوار ۳ بجے دوپہر مسجد اقصیٰ قادیان میں کمشن کے امتحان کے لئے حاضر ہو جائیں اور (۱) پاس کردہ امتحانات کی سندات (۲) سرٹیفکیٹ جس سے صحیح تاریخ پیدائش معلوم ہو سکے (۳) سابقہ تجربہ کے متعلق اصل سرٹیفکیٹ اگر ہوں (۴) قلم دوات۔ پنسل اور کاغذ وغیرہ اپنے ہمراہ لائیں۔

قادیان کے امیدوار

(۱) قریشی عبد الغنی صاحب ولد شیخ محمد صاحب۔ (۲) بشیر الدین صاحب دار السعۃ (۳) مسعود احمد صاحب ناصر (۴) رحمت اللہ صاحب بٹ (۵) محمد عبد اللہ صاحب پرویز (۶) بہاء اللہ صاحب ولد شیخ نور الدین صاحب (۷) مولوی نور الٰہی صاحب (۸) محمد شریف خان صاحب (۹) منشی چراغ الدین صاحب (۱۰) منظور احمد صاحب پٹیالوی (۱۱) محمد سلیم صاحب ولد محمد اکریم صاحب (۱۲) حفیظ احمد صاحب ولد ماسٹر نواب الدین صاحب (۱۳) غلام یسین صاحب کاہنووان حال قادیان (۱۴) محمد صدیق صاحب دار السعۃ (۱۵) مرزا محمد انور صاحب دفتر بیت المال (۱۶) محمد حسن صاحب دفتر مقامی تبلیغ (۱۷) مرزا نذیر علی صاحب دفتر بہشتی مقبرہ (۱۸) عبد المجید صاحب دفتر آڈیٹر (۱۹) سعید اللہ صاحب دفتر محاسب (۲۰) جلال الدین صاحب دفتر امور عامہ (۲۱) محمد الدین صاحب دفتر بہشتی مقبرہ (۲۲) عبد الحق صاحب دفتر محاسب (۲۳) محمد ابراہیم صاحب دفتر پرائیویٹ سکرٹری۔ (۲۴) مبارک احمد صاحب دار الرحمت (۲۵) عبد الغفار صاحب دار العلوم (۲۶) محمد ابراہیم صاحب ولد حکیم اللہ دتا صاحب (۲۷) عطاء اللہ صاحب ولد محمد بخش صاحب (۲۸) سید مہربان شاہ صاحب (۲۹) مولوی غلام رسول صاحب نظامت سپلائی (۳۰) عبد القدیر صاحب برادر مولوی غلام احمد صاحب بدوملہوی (۳۱) سعید احمد صاحب ناصر آباد (۳۲) قاضی دین محمد صاحب (۳۳) عبد الرحمن صاحب دار الفضل (۳۴) سید محمد حسین صاحب دار الفضل (۳۵) غلام محمد صاحب دفتر تعلیم و تربیت۔ (۳۶) عبد الرحمن صاحب ولد امام الدین صاحب

بیرونی امیدوار

(۳۷) سردار خان صاحب ریاسی (۳۸) غلام فرید صاحب جھنگ مگھیانہ (۳۹) شیخ فضل کریم صاحب اکال گڑھ (۴۰) محمد ابراہیم صاحب ٹھکر یوالہ (۴۱) شمس الدین صاحب منیض اللہ چک (۴۲) بشیر احمد صاحب ٹھکر یوالہ (۴۳) ثناء اللہ صاحب ڈیری لیڈن (۴۴) محمد افضل صاحب کھارا۔ (۴۵) محمد شفیع صاحب ہگبل (۴۶) حکیم محمد عثمان صاحب منگہ ونگو (۴۷) محمد طفیل صاحب ننگل باغباناں (۴۸) فضل احمد صاحب گورداسپور ننگل (۴۹) صوبے خان صاحب شیخوپورہ (۵۰) غلام نبی صاحب غوطہ فتح گڑھ (۵۱) سراج الدین صاحب کھارا (۵۲) فضل الدین صاحب کھارا (۵۳) علی محمد صاحب سیکھواں (۵۴) علی محمد صاحب ننگل باغباناں ۔

عبد الحمید سکرٹری تحقیقاتی کمشن دفاتر صدر انجمن احمدیہ قادیان ۳/۵/۴۴

ایک کمپونڈر کی ضرورت

وی پی ارسال کئے جا رہے ہیں۔ احباب وصول فرما کر ممنون فرمائیں + (مینیجر)

وصیتیں

نوٹ:۔ وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر کو اطلاع کردے۔ سیکرٹری بہشتی مقبرہ

نمبر ۳۳۳۷ ۔ منکہ برکت علی ولد گامے خاں قوم راجپوت پیشہ کاشتکاری۔ عمر ۷۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۰۴ء ساکن نکار ماچھیاں ڈاک خانہ خاص ضلع گوجرانوالہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۸/۴/۴۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد ۵ گھماؤں واقع دیہ نکار میں ہے جو کہ رہن بالعوض -/۲۲۵ روپے میں ہے اور موجودہ قیمت اس کی -/۲۵۰۰ روپے اندازاً بنتی ہے۔ اور اس وقت میرے پاس بیل وغیرہ مویشی ہیں۔ جن کی قیمت اندازاً ایک ہزار روپیہ بنتی ہے۔ اور ایک بیل گاڑی جس کی قیمت ڈیڑھ سو روپیہ بنتی ہے۔ اس کل رقم یعنی -/۳۶۵۰ روپے کی وصیت ۱/۱۰ حصہ بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں اگر میرے مرنے پر اس کے علاوہ میری اور کوئی جائیداد ثابت ہو تو یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ اور میرے ورثا کو اس میں کسی قسم کی رکاوٹ ڈالنے کا حق نہ ہوگا۔

العبد۔ برکت علی موصی محمود آباد اسٹیٹ ڈاک خانہ کنزی۔ بقلم خود عبداللہ سکرٹری محمود آباد اسٹیٹ۔ گواہ شد۔ رستم علی برادر موصی۔ گواہ شد۔ محمد علی خان برادر موصی نشان انگوٹھا۔

نمبر ۳۳۳۱ ۔ منکہ سید بشیر احمد ولد سید لال شاہ صاحب قوم سید پیشہ ملازمت عمر ۳۰ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۲۴/۳/۴۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری حسب ذیل جائیداد ہے (۱) تنخواہ مع قحط الاؤنس للعہ ماہوار (۲) مکان رہائشی واقع دارالانوار -/۲۲۵۰ (۳) اراضی زرعی زمین تقریباً سات گھماؤں واقع موضع کلر سیداں ضلع راولپنڈی تحصیل کہوٹہ قیمتی -/۲۰۰۰ روپے (۴) رہائشی مکان واقع کلر سیداں قیمتی -/۱۵۰ روپے بموجب حصہ اس کے ۱/۶ حصہ کا مالک ہوں یہ جائیداد جدی ہے۔ قیمتی -/۲۵ روپے اس جائیداد میں سے جو جدی ہے۔ یعنی زرعی زمین اور رہائشی مکان جو کہ کلر سیداں میں واقع ہے۔ ان ہر دو کے نصف حصہ کو میں بموجب ارشاد حضرت اقدس مصلح الموعود ایدہ اللہ دین کے لئے وقف کر چکا ہوں۔ باقی جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ نیز یہ بھی وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات کے بعد میری جو بھی منقولہ یا غیر منقولہ جائیداد ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

نیز میں جو رقم اپنی زندگی میں انجمن کے خزانہ میں اس مد میں جمع کرادوں۔ وہ رقم منہا سمجھی جائے گی۔ العبد۔ سید بشیر احمد ملیمی دارالانوار۔ کلرک بورڈنگ تحریک جدید۔ گواہ شد۔ سید داؤد مظفر شاہ۔ گواہ شد:۔ مسعود مبارک شاہ

نمبر ۳۳۳۵ ۔ حسین بی بی زوجہ مستری عطاء اللہ صاحب قوم ترکھان عمر ۴۸ سال تاریخ بیعت ۱۹۲۶ء ساکن مہدی پور ڈاک خانہ کلاس والہ ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۲۴/۳/۴۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری اس وقت کوئی جائیداد نہیں ہے۔ صرف مکصد روپیہ نقد ہے جس میں میرا مہر بھی شامل ہے

حضرت مصلح موعود کا ارشاد

"اس وقت تلوار کے جہاد کی بجائے تبلیغ اسلام کا جہاد ہر مومن پر فرض ہے"

اس لئے آپ اپنے علاقے کے غیر احمدی یا غیر مسلم اصحاب کے ہر پتے کے ساتھ چار آنہ کے ٹکٹ خاکسار کو روانہ فرمائیں (پتہ خوشخط ہو) اس کے عوض ان کو اس قیمت کا اردو یا انگریزی تبلیغی لٹریچر روانہ کیا جائے گا۔ اس طرح آپ بفضل خدا گھر بیٹھے

تبلیغ اسلام کا فرض

ادا کرنے والوں میں شمار کئے جائیں گے۔

خاکسار:۔ **عبداللہ الہ دین سکندر آباد** (دکن)

نارتھ ویسٹرن ریلوے

سبارڈی نیٹ سروس کمیشن لاہور

سگنل شاپ نارتھ ویسٹرن ریلوے مغلپورہ میں کلرکوں کی نو عارضی اسامیوں کو پر کرنے کے لئے ۴۴/۴۵ وکمات مجوزہ فارم پر درخواستیں مطلوب ہیں۔ ان میں سے چھ مسلمانوں کے لئے ایک اینگلو انڈین اور ڈومی سائلڈ یورپینوں کے لئے اور ایک سکھ ہندوستانی عیسائیوں اور پارسیوں کے لئے مخصوص ہیں۔ علاوہ ازیں تین موزوں امیدوار (دو مسلمان اور ایک سکھ ہندوستانی عیسائی یا پارسی) فہرست انتظاریہ پر رکھے جائیں گے۔ کم سے کم تنخواہ چالیس روپے ماہوار دوران ٹریننگ کے لئے سکیل ۶۰-۲-۵۰-۲/۱-۴۰ علاوہ گرانی الاؤنس جو حسب قواعد دیا جا سکتا ہے۔ البتہ اینگلو انڈین اور ڈومی سائلڈ یورپینوں کو کم سے کم -/۵۵ روپے ماہوار تنخواہ علاوہ گرانی الاؤنس کے دی جائے گی

اوصاف میٹریکولیشن (سکینڈ ڈویژن لگ نتیجہ ڈویژنوں کی صورت میں مشتہر کیا جاتا ہو) جونیر کیمبرج یا اس کے مترادف امتحان۔

عمر کم از کم ۱۸ اٹھارہ اور پچیس سال کے درمیان ہونی چاہئے پوری تفصیلات چیئرمین کے نام ایک لفافہ ارسال کرنے پر جس پر اپنا ایڈریس لکھا ہو۔ اور ٹکٹ چسپاں ہو حاصل کی جا سکتی ہیں۔

باغات قادیان کے ثمر آم کی نیلامی

انشاء اللہ قادیان کے مندرجہ ذیل چار عدد باغات کے ثمر آم کی نیلامی

بروز اتوار مورخہ ۲۱ مئی ۱۹۴۴ء

بوقت ساڑھے تین بجے بعد دوپہر گیسٹ ہاؤس محلہ دارالانوار قادیان میں ہوگی فروخت ثمر حسب مرضی مالکان بالو بذریعہ نیلامی ہوگی یا بذریعہ ٹنڈر۔ شرائط اور جنس وغیرہ کا فیصلہ موقع پر سنا دیا جائے گا۔ خواہشمند احباب تشریف لا کر فائدہ اٹھائیں۔ اور بہتر ہوگا کہ کچھ وقت پہلے آکر پھل کی حالت اچھی طرح دیکھ لیں اور شرائط معلوم کریں۔ بیعانہ قیمت اسی وقت سب کی سب نقد وصول کر لی جائے گی۔ باغات قابل فروخت یہ ہیں:۔

(۱) احمدیہ فروٹ فارم (۲) باغ کوٹھی بیت الحمد (۳) بڑا باغ تخمی (۴) چھوٹا باغ تخمی

خاکسار محمد صادق مختار عام حضرت صاحب و برادران قادیان

نظام سلسلہ کے احترام میں ایک مخلص باپ کا نیک نمونہ

میں اپنے لڑکے ڈاکٹر عبداللہ ممتحن جنتم کو بوجہ نافرمانی احکام شریعت وسلسلہ کے عاق کرتا ہوں۔ ۱۳ مئی ۱۹۴۴ء

خاکسار ڈاکٹر عبدالرحیم دہلوی محلہ دارالفضل قادیان

تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

لنڈن ۴ رمئی۔ وزیر خارجہ نے دارالعوام میں بیان کیا۔ کہ حکومت چین کو جنگی ضروریات کے لئے پانچ کروڑ پونڈ قرضہ دیئے جانے کا فیصلہ ہوا ہے امریکہ اور برطانیہ چین کو حسب سابق اسلحہ اور سامان جنگ بہم پہنچاتے رہیں گے۔

دہلی ۴ رمئی۔ جاپانیوں کی طرف سے امپھل کے محاذ پر زبردست حملہ ہر آن متوقع ہے۔ خیال ہے۔ کہ یہ حملہ بیک وقت کئی مقامات پر ہوگا۔

سرینگر ۴ رمئی۔ شاہی محلات میں سے چند پیالے جن میں جواہرات جڑے ہوئے تھے۔ اور جن کی مالیت نوے ہزار روپیہ تھی۔ چوری ہو گئے ہیں۔

سرینگر ۴ رمئی۔ مہارانی صاحبہ جموں و کشمیر نے افسران ڈیوڑھی کو حکم دیا ہے کہ جو لوگ میرے پاس کوئی فریاد لے کر آئیں۔ انہیں بلا روک ٹوک آنے دیا جائے۔

لاہور ۴ رمئی۔ مسلم لیگ کے جنرل سیکرٹری نے ملک خضر حیات صاحب کو لکھا ہے کہ آپ کے ۲۰ راپریل کے بیان نے آپ کے خلاف انضباطی کارروائی کو ضروری کر دیا ہے۔ اس لئے اگر آپ اپنی صفائی میں کچھ کہنا چاہیں تو ۱۲ رمئی تک دہلی میں کہہ سکتے ہیں۔ ۱۳ رمئی کو اس بارہ میں فیصلہ کر دیا جائے گا۔

بمبئی ۴ رمئی۔ انڈین مرچنٹس چیمبر کے صدر نے گورنر سے ملاقات کر کے کہا۔ کہ گاندھی جی کو فوراً رہا کر دینا چاہیئے۔ ان کی صحت اب ایسی ہے کہ حکومت کو کوئی خطرہ مول نہ لینا چاہیئے۔

لاہور ۴ رمئی۔ پنجاب ہائی کورٹ ۱۵ رجولائی سے ۵ رستمبر تک گرمیوں کی تعطیلات کے لئے بند رہیگا۔

لنڈن ۴ رمئی۔ معلوم ہوتا ہے۔ حکومت نے ہڑتالی لیڈروں کے خلاف سخت قدم اٹھانے کا فیصلہ کیا ہے۔ ٹراٹسکی گروپ کے لیڈروں کو جنگی کارخانہ میں کام کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔

لنڈن ۴ رمئی۔ مارشل ٹیٹو کے ہیڈ کوارٹر سے اعلان کیا گیا ہے کہ انکی گوریلا فوجوں نے تین اہم اڈوں پر قبضہ کر کے جرمن فوج کو شکست فاش دی ہے دشمن کو تمام مورچے چھوڑ کر پسپا ہونا پڑا۔

لنڈن ۴ رمئی۔ سر فیروز خان نون نے وزرائے اعظم کی کانفرنس میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ ہندوستان میں ایک بھی شخص ایسا نہیں جو اتحادیوں کی فتح نہ چاہتا ہو۔ ہندوستان کا رشتہ برطانیہ کے ساتھ خونی رشتہ سے بھی زیادہ مضبوط ہے۔ ہندوستان اور برطانیہ کے اختلافات معمولی ہیں۔ مہاراجہ صاحب کشمیر نے کہا۔ کہ سر فیروز خان نے جو کچھ کہا ہے۔ میں اس کی حرف بحرف تائید کرتا ہوں۔

واشنگٹن ۴ رمئی۔ جنرل میکارتھر کے ہیڈ کوارٹر سے اعلان کیا گیا ہے کہ نیوگنی کے شمالی کنارے سے جو جاپانی فوجیں بچکر نکلنے کی کوشش کر رہی ہیں۔ اتحادی طیارے انہیں سخت نقصان پہنچا رہے ہیں۔ چنانچہ ایک دریا کے دہانہ پر بیس فوج بردار جاپانی جہاز غرق کر دیئے گئے ہیں۔

دہلی ۴ رمئی۔ پرسوں دیکھ بھال کرنے والے طیاروں نے بحر ہند میں ایک آبدوز دیکھی اور پانی کے اندر پھٹنے والے بم پھینک کر اسے غرق کر دیا۔

لنڈن ۴ رمئی۔ آج ملک معظم نے بکنگھم پیلیس میں جنرل سمٹس کو لنچ دیا۔ مسٹر کرٹن وزیر اعظم آسٹریلیا بھی شامل تھے۔ مسٹر کرٹن نے ایک بیان میں کہا۔ کہ برطانیہ نے دنیا کی آزادی کی حفاظت کے لئے جو شاندار عزم ظاہر کیا ہے۔ اس کی داد دینا میرے انگلستان آنے کی ایک غرض ہے۔

مارشل ٹیٹو کے ہیڈ کوارٹر میں برطانی ملٹری مشن کے لیڈر بھی اس میں شامل تھے۔ آپ نے ایک بیان میں کہا کہ مارشل موصوف کے تیس ہزار مسلح فوج ہے۔

لنڈن ۴ رمئی۔ اندازہ کیا گیا ہے۔ کہ ۱۹۳۹ء میں جرمنی میں ۱۴ کروڑ ۵۰ لاکھ مرد موجود تھے۔ جن میں سے ایک کروڑ ۱۰ لاکھ بھرتی کئے جا چکے ہیں۔ ان میں سے اب تک ۶۵ لاکھ ہلاک۔ مجروح اور قید ہو چکے ہیں۔ مگر جرمنی کے پاس اتنی فوج موجود ہے۔ جتنی آغاز جنگ کے وقت تھی۔

لنڈن ۴ رمئی۔ یورپ پر حملہ کرنیوالی افواج اپنے ساتھ ریلوے لائن۔ ریل گاڑیوں کے ڈبے اور انجن بھی لیکر جائیں گی۔ انگلستان کے کارخانے مخفی طور پر ایسا سامان نہایت تیزی سے تیار کر رہے ہیں۔ ایسے کارخانوں میں ۲۴ گھنٹے کام ہو رہا ہے۔

لاہور ۴ رمئی۔ خیال ہے کہ پنجاب اسمبلی میں ایک اور لیگ پارٹی قائم ہو گئی ہے۔ کہا جاتا ہے کہ اسوقت تک اس میں ۲۵ ممبر شامل ہو چکے ہیں۔ یہ پارٹی اپوزیشن بنچوں پر بیٹھے گی۔ سردار شوکت حیات خاں اس کے لیڈر ہوں گے۔

لاہور ۴ رمئی۔ مجلس احرار ہند کی ورکنگ کمیٹی نے شیخ حسام الدین صاحب پنجابی کو سال آئندہ کے لئے صدر منتخب کیا ہے۔

لاہور ۴ رمئی۔ گورنر پنجاب نے ایک آرڈیننس کے ذریعہ پنجاب میں فرنٹیر ریگولیشن ۱۹۰۱ء کا نفاذ کر دیا ہے۔ ریگولیشن کے ماتحت جو سزا کسی دی جائے۔ اس کی بناء پر حکومت کے خلاف کوئی مقدمہ دائر نہیں ہو سکتا۔ کہا گیا ہے کہ پیدا شدہ ہنگامی صورت حالات کے مقابلہ کے لئے اس آرڈیننس کا نفاذ کیا گیا ہے۔

انقرہ ۵ رمئی۔ ترکش ریڈیو نے وزیر خارجہ کا ایک بیان نشر کیا ہے۔ جس میں ترکوں سے کہا گیا ہے کہ وہ ہر آن ہوشیار اور چوکس رہیں۔

دہلی ۵ رمئی۔ اراکان کے محاذ پر اتحادی فوج نے اس اونچی زمین پر قبضہ کر لیا ہے۔ جہاں سے بوتھیڈانگ روڈ صاف نظر آتی ہے۔ کچھ جاپانی بوتھیڈانگ کے محاذ پر صفوں میں گھس آئے تھے۔ مگر ٹینکوں کی مدد سے انہیں دھکیل دیا گیا۔ امپھل کے آس پاس اور کوہیما کے جنوب میں لڑائی کی حالت میں کوئی قابلِ ذکر تبدیلی نہیں ہوئی۔

لنڈن ۵ رمئی۔ ملک معظم نے کل انگلستان میں کسی جگہ برطانی ہوائی بیڑے کے خفیہ ہیڈ کوارٹر کا معائنہ کیا۔

واشنگٹن ۵ رمئی۔ امریکن سینٹ نے ایک قانون پاس کر دیا ہے۔ جس کے روسے امریکن گورنمنٹ دس لاکھ ٹن وزن کی فوجیں اتارنے والی کشتیاں حاصل کر سکے گی۔

بمبئی ۵ رمئی۔ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے۔ کہ گاندھی جی کی عام حالت میں کوئی تبدیلی نہیں ہوئی۔

لنڈن ۵ رمئی۔ آسٹریلین وزیر اعظم مسٹر کرٹن نے ایک بیان میں کہا۔ کہ نیوگنی کی مہم میں اتحادیوں کو جو کامیابی ہوئی ہے ایسی کامیابی اس لڑائی کی کسی اور مہم میں نہیں ہوئی۔ ۱۹۴۲ء میں ہم نے اس علاقہ میں حملہ کیا تھا۔ اور اسوقت سے اب تک دشمن برابر